# قطاروں سے لے کر کیو آر کوڈز تک: ہندوستان کا ادائیگیوں کا انقلاب

## ہر ہندوستانی کے لیے تیز، آسان اور زیادہ جامع لین دین

کچھ عرصہ پہلے تک، یہاں تک کہ ایک سادہ مالی لین دین کے لیے بھی وقت، محنت اور صبر درکار ہوتا تھا۔ بلوں کی ادائیگی کے لیے لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ رقم بھیجنے کے لیے بینک جانا، فارم پُر کرنا، اور تصدیق کے لیے دنوں انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ہندوستان کے لاکھوں لوگوں کے لیے، جنہیں بینکاری تک رسائی حاصل نہیں تھی، اس کا مطلب مالیاتی نظام سے خارج ہونا تھا۔ تاہم، ایسی صورتِ حال اب ماضی کا حصہ بن چکی ہے۔

ہندوستان کا مالیاتی سفر صدیوں پر محیط ہے ، بارٹر سسٹم اور کوری شیل سے لے کر سکوں، کاغذی کرنسی اور چیکس تک۔ اپنی زیادہ تر جدید تاریخ میں، نقد لین دین کا بنیادی ذریعہ رہا ہے۔ اگرچہ چیکس اور ڈیمانڈ ڈرافٹس نے ادائیگیوں کو باقاعدہ بنایا، لیکن وہ سست تھے اور معاشرے کے صرف ایک محدود طبقے کے لیے قابلِ رسائی تھے۔ بینکاری کا بنیادی ڈھانچہ زیادہ تر شہری علاقوں تک محدود رہا، جس کے باعث دیہی اور دور دراز کی آبادی پسماندہ رہی۔

2000کی دہائی کے اوائل میں ادائیگی کے نظام میں ڈیجیٹل تبدیلی کا آغاز ہوا۔ ریزرو بینک آف انڈیا نے 2004 میں ریئل ٹائم گراس سیٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس ) اور 2010 میں فوری ادائیگی کی خدمت (آئی ایم پی ایس )جیسے نظام متعارف کرائے، جس سے چوبیس گھنٹے تیز رفتار رقم کی منتقلی ممکن ہوئی۔ یہ اہم کامیابیاں تھیں، لیکن ان کی

رسائی بڑی حد تک اُن لوگوں تک محدود رہی جو پہلے ہی بینکاری نظام کا حصہ تھے، جبکہ بہت سے افراد کے لیے رسمی مالیاتی خدمات تک رسائی محدود رہی۔

ہندوستان میں ایک بڑی آبادی رسمی مالیاتی نظام سے باہر رہی ، کریڈٹ، انشورنس یا محفوظ بچت جیسی سہولیات تک رسائی کے بغیر۔ قابلِ توسیع، جامع اور حقیقی وقت کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی کمی کا مطلب یہ تھا کہ اقتصادی ترقی کے فوائد پوری طرح ہر فرد تک نہیں پہنچ رہے تھے۔ تبدیلی کی ضرورت واضح تھی، اور اسی ضرورت نے ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے انقلاب کی بنیاد رکھی۔

**جے اے ایم تثلیث: ڈیجیٹل بینکنگ میں ایک ساختی تبدیلی**

ہندوستان کا ڈیجیٹل ادائیگیوں کا انقلاب تین اہم ستونوں پر مشتمل ایک مضبوط بنیادی ڈھانچے پر منحصر ہے ، پردھان منتری جن دھن یوجنا، آدھار، اور موبائل کنیکٹیویٹی۔ اجتماعی طور پر انہیں جے اے ایم تثلیث کہا جاتا ہے۔ ہر ستون کا اپنا الگ مقصد ہے، لیکن یہ سب مل کر رساؤ کو کم کرنے، رسمی بینکاری میں اعتماد بڑھانے، اور شہریوں کو ڈیجیٹل خدمات کے لیے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

"جے اے ایم تثلیث نے ہمارے بینکاری نظام کو بالکل نئی سطح پر پہنچا دیا ہے۔"

**وزیرِ خزانہ نرملا سیتا رمن**

پردھان منتری جن دھن یوجنا نے بڑے پیمانے پر صفر بیلنس اکاؤنٹس کھولنے کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو باضابطہ بینکاری نظام سے جوڑا ہے، حتیٰ کہ سب سے زیادہ پسماندہ طبقات کے لیے بھی مالی شمولیت کو ممکن بنایا ہے۔ آدھار نے ایک قابلِ بھروسہ ڈیجیٹل شناخت فراہم کر کے اس بنیاد کو مزید مضبوط کیا ہے، جس سے درست ہدف بندی اور خدمات کی مؤثر ترسیل ممکن ہوئی ہے۔ ان دونوں کی تکمیل کرتے ہوئے، موبائل کنیکٹیویٹی اور انٹرنیٹ تک رسائی کی تیز رفتار توسیع نے شہریوں کو مواصلات، تصدیق اور لین دین کی سہولت حقیقی وقت میں فراہم کی ہے۔

اس مربوط فریم ورک کو ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) نظام کے ذریعے مزید مؤثر بنایا گیا، جس نے سرکاری فوائد کو براہِ راست بینک کھاتوں میں منتقل کرنے کے عمل کو آسان بنا دیا۔ بیچوانوں کو کم کرکے اور شفافیت میں اضافہ کرتے ہوئے، ڈی بی ٹی نے کارکردگی کو بہتر بنایا ہے اور ڈیجیٹل نظام پر اعتماد کو مضبوط کیا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ یہ تبدیلی صرف رسائی تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے شمولیت کو بھی فروغ دیا ہے۔ جیسے جیسے شہری ڈیجیٹل مالیاتی لین دین سے زیادہ واقف ہوتے گئے، ویسے ویسے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی )جیسے پلیٹ فارمز کے وسیع پیمانے پر استعمال کی راہ ہموار ہوئی۔

**یو پی آئی: ایک انقلابی اختراع**

2016میں، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا نے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) کا آغاز کیا ، ایک ایسا نظام جس نے بنیادی طور پر ہندوستان میں رقم کے لین دین کو آسان بنا دیا۔ اپنی بنیاد میں، یو پی آئی کسی بھی بینک اکاؤنٹ کو ایک مجازی ادائیگی پتے کے ذریعے دوسرے سے منسلک کرنے کی اجازت دیتا ہے، جس سے بینکاری کی تفصیلی معلومات کے اشتراک کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

یو پی آئی کے پیچھے نظریہ منفرد تھا۔ اب اکاؤنٹ نمبر یاد رکھنے یا پیچیدہ تفصیلات درج کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ نظام پیچیدہ معلومات جیسے اکاؤنٹ نمبرز اور آئی ایف ایس سی کوڈز کو ایک سادہ انٹرفیس سے بدل دیتا ہے۔ صارفین کو صرف ایک موبائل نمبر، ایک یو پی آئی آئی ڈی، اور محفوظ تصدیق درکار ہوتی ہے، جس کے ذریعے وہ فوری طور پر رقوم منتقل کر سکتے ہیں۔ لین دین حقیقی وقت میں ہوتے ہیں، 7/24 دستیاب رہتے ہیں، اور مختلف بینکوں اور ایپس پر بغیر کسی رکاوٹ کے کام کرتے ہیں۔

یہ باہمی فعالیت (انٹرآپریبلٹی) یو پی آئی کی تیز رفتار توسیع کا ایک اہم محرک رہی ہے۔ 2021 میں 216 بینکوں سے بڑھ کر جنوری 2026 تک 691 بینکوں تک پہنچتے ہوئے، یہ ایک متحد ادائیگیوں کا بنیادی ڈھانچہ بن چکا ہے، جس کے ذریعے صارفین کسی بھی بینک یا پلیٹ فارم سے بآسانی لین دین کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، اس کے کم لاگت والے ڈھانچے نے افراد اور تاجروں دونوں کے لیے رکاوٹیں کم کی ہیں اور بینکوں اور فن ٹیک کمپنیوں میں جدت کو فروغ دیا ہے۔

جیسے جیسے یو پی آئی میں توسیع ہوئی، اس کا اثر صرف ادائیگیوں کی سہولت تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے مالیاتی نظام میں افراد، چھوٹے کاروباروں اور غیر منظم شعبے کے کارکنوں کی شرکت کے طریقوں کو بھی بدلنا شروع کیا۔ ڈیجیٹل لین دین زیادہ قابلِ رسائی، قابلِ اعتماد، اور مختلف شعبوں اور آمدنی کے طبقات میں وسیع پیمانے پر اپنایا جانے لگا۔

**یو پی آئی کے اعداد و شمار: پیمانہ، رفتار، اور عالمی قیادت**

| | | |
|---|---|---|
| **21.70 بلین**<br>جنوری 2026 میں کیے گئے لین دین | 28.33 لاکھ کروڑ روپے<br>جنوری 2026 میں پراسیس کی گئی رقم | **81 فی صد**<br>ہندوستان میں مجموعی ریٹیل ڈیجیٹل لین دین میں حصہ داری |

| | | |
|---|---|---|
| **49 فی صد**<br>عالمی ریئل ٹائم ادائیگی کے لین دین میں ہندوستان کا حصہ | **یو پی آئی:** حجم کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ریئل ٹائم ادائیگی کا نظام (آئی ایم ایف) | **10 سال سے کم**<br>دنیا کے معروف ادائیگیوں کے ماحولیاتی نظام کی تعمیر میں لگا وقت |

## سہولت کے علاوہ : مالیاتی رسائی کی توسیع

یو پی آئی نے نہ صرف ادائیگیوں کو آسان بنایا ہے بلکہ اس نے مالیاتی نظام میں شرکت کی نوعیت کو بھی بدل دیا ہے۔ فوری اور کم لاگت کے لین دین کو ممکن بنا کر، اس نے نقد پر انحصار کم کیا، کارکردگی میں اضافہ کیا، اور لاکھوں افراد کے لیے رسمی مالیاتی خدمات تک رسائی کو وسعت دی ہے۔ یہ تبدیلی چھوٹے کاروباروں اور غیر منظم شعبے کے کارکنوں کے لیے خاص طور پر اہم ہے، کیونکہ اس نے کریڈٹ، انشورنس اور بچت کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔

اصل کہانی لین دین کی تعداد میں نہیں بلکہ اس میں ہے کہ لین دین کون کر رہا ہے۔ آٹو رکشہ ڈرائیور اب کیو آر کوڈز کے ذریعے ادائیگیاں قبول کر رہے ہیں۔ گاؤں کے بازاروں میں لین دین فوری طور پر طے پا رہا ہے۔ اسٹریٹ وینڈرز کو اب بقایا رقم (چینج) کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہاں تک کہ گھریلو ملازمین بھی ایک سادہ اسمارٹ فون کے ذریعے چند سیکنڈوں میں ریاستوں کے درمیان رقم بھیج سکتے ہیں۔ اس نظام کے تحت شہری و دیہی، اور رسمی و غیر رسمی شعبوں کے درمیان فاصلہ بتدریج کم ہوتا جا رہا ہے، جو مالی شمولیت کی جانب ایک فیصلہ کن تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

مزید برآں، یو پی آئی اب ایک جامع مالیاتی پلیٹ فارم میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یو پی آئی لائٹ تیز اور کم مالیت کی ادائیگیوں کی سہولت فراہم کرتا ہے، جبکہ یو پی آئی آٹو پے یوٹیلیٹی بلز اور سبسکرپشنز جیسے بار بار آنے والے اخراجات کو آسان اور خودکار بناتا ہے۔ یو پی آئی پر کریڈٹ فیچر اس کی رسائی کو مزید وسیع کرتا ہے اور پہلے سے منظور شدہ کریڈٹ لائنوں تک رسائی ممکن بناتا ہے۔ اس مضبوط بنیادی ڈھانچے پر تعمیر کرتے ہوئے، این بی ایف سیز اور فن ٹیک کمپنیاں قرضے فراہم کر رہی ہیں، ادائیگیوں کو ممکن بنا رہی ہیں، اور موزوں مالیاتی مصنوعات پیش کر رہی ہیں ، جو ملک بھر میں رسمی مالیاتی خدمات تک رسائی کو مسلسل بڑھا رہی ہیں۔

## ڈیجیٹل ادائیگیاں: رسائی، کارکردگی، سیکیورٹی اور اعتماد میں اضافہ

اس پھیلتے ہوئے ماحولیاتی نظام کی بنیاد پر، یو پی آئی اب ملک کے روزمرہ اقتصادی ڈھانچے کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔ جسے کبھی محض سہولت سمجھا جاتا تھا، وہ اب ایک قابلِ اعتماد نظام بن گیا ہے جو افراد، کاروباروں اور مالیاتی اداروں کی معاونت کرتا ہے۔

صارفین کے لیے، اس تجربے کی بنیاد سادگی اور اعتماد پر ہے۔ لین دین کسی بھی وقت اور کہیں بھی، ایک ہی ایپلیکیشن کے ذریعے کیا جا سکتا ہے جو متعدد بینک کھاتوں سے منسلک ہوتی ہے۔ حساس بینکاری معلومات کے اشتراک کی ضرورت نہیں رہتی، اور اندرونی حفاظتی اقدامات اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ادائیگیاں محفوظ رہیں۔ ایپس کے اندر دستیاب معاونتی خصوصیات شکایات کے ازالے کو بھی آسان بناتی ہیں، جس سے یہ نظام پہلی بار استعمال کرنے والوں کے لیے بھی قابلِ رسائی ہو جاتا ہے۔

ڈیجیٹل ادائیگیوں میں اعتماد کو مزید مضبوط کرتے ہوئے، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے یکم اپریل 2026 سے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے لین دین کے لیے اعلیٰ درجے کے توثیقی طریقۂ کار کو نافذ کیا ہے۔ یہ دو مرحلہ جاتی توثیق اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر لین دین کی متعدد سطحوں پر تصدیق ہو ، جیسے پن، بایومیٹرکس یا محفوظ او ٹی پی کے ذریعے۔ اس سے دھوکہ دہی کے خطرات میں نمایاں کمی آتی ہے اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اعتماد مزید مضبوط ہوتا ہے۔

تاجروں کے لیے، یہ نقد رقم کو سنبھالنے کی ضرورت کے بغیر فوری اور مؤثر طریقے سے ادائیگیاں وصول کرنے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ اس سے کاروباروں کو وسیع تر صارفین تک رسائی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے، خاص طور پر اُن افراد تک جو موبائل پر مبنی ادائیگیوں کو کارڈز یا نقد رقم پر ترجیح دیتے ہیں۔ چاہے چھوٹی دکانیں ہوں، گلیوں کے بازار یا آن لائن پلیٹ فارمز ، لین دین فوری طور پر مکمل ہو جاتے ہیں، جس سے تاخیر اور آپریشنل مسائل جیسے کیش مینجمنٹ یا ریٹرنز میں کمی آتی ہے۔

بینکوں اور مالیاتی اداروں کے لیے، یہ موجودہ نظاموں کو بروئے کار لاتے ہوئے محفوظ اور حقیقی وقت میں لین دین کو ممکن بناتا ہے اور سروس کی فراہمی کو بہتر کرتا ہے۔ یہ بڑے پیمانے پر فرد سے فرد اور تاجر ادائیگیوں کی حمایت کرتا ہے، کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے، اور مضبوط حفاظتی اقدامات کے ساتھ رسمی مالیاتی خدمات تک رسائی کو مزید وسعت دیتا ہے۔

**ہندوستان کی اختراع: عالمی اثرات مرتب کرنا**

ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ماحولیاتی نظام نے نہ صرف کامیابی کے ساتھ ملکی ضروریات کو پورا کیا ہے بلکہ عالمی سطح پر ایک رول ماڈل کے طور پر بھی ابھرا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور عالمی بینک جیسے اداروں نے اس کی جامعیت، کارکردگی اور شمولیت کی تعریف کی ہے۔

عالمی رہنماؤں، جیسے کہ فرانسیسی صدر جناب ایمانوئل میکرون، نے بھی یو پی آئی کے ذریعے ہر ماہ 20 ارب سے زیادہ لین دین کی کامیابی کو نوٹ کیا ہے ، یہ اعداد و شمار کسی بھی دوسرے ریئل ٹائم ادائیگی کے نظام سے بے مثال ہیں۔

یو پی آئی اب قومی سرحدوں سے آگے بڑھ چکا ہے اور متحدہ عرب امارات، سنگاپور، بھوٹان، نیپال، سری لنکا، فرانس، ماریشس اور قطر سمیت متعدد ممالک کے ادائیگی نظاموں کے ساتھ فعال یا مربوط ہے۔ یہ بڑھتی ہوئی بین الاقوامی توسیع سرحد پار لین دین کو آسان بنا رہی ہے، ترسیلاتِ زر میں سہولت فراہم کر رہی ہے، اور مالی شمولیت کو فروغ دے رہی ہے، جس سے عالمی فن ٹیک منظرنامے میں ہندوستان کا کردار مزید مضبوط ہو رہا ہے۔

**یو پی آئی: ہندوستان میں مالیاتی لین دین کے لیے ایک نعمت**

یو پی آئی نے مالی طور پر مربوط اور مالی طور پر محروم طبقات کے درمیان فرق کو ختم کر دیا ہے۔ دیہی اور نیم شہری ہندوستان اب میٹروپولیٹن مراکز کی طرح اسی رفتار اور آسانی سے لین دین کرتا ہے۔

ایک دیسی نظام، جو ایک دہائی سے بھی کم عرصے میں تیار کیا گیا، اب دنیا میں قیادت کر رہا ہے۔ جو کوشش کبھی غیر بینک شدہ افراد کو شامل کرنے کے لیے شروع ہوئی تھی، وہ اب حقیقی وقت کی ادائیگیوں کے لیے عالمی معیار بن چکی ہے۔ قطاروں سے کیو آر کوڈز تک کا یہ سفر جامع اختراع کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یو پی آئی صرف ایک ادائیگی کا نظام نہیں ہے بلکہ یہ عوام کا پلیٹ فارم ہے۔ اس نے مالیاتی لین دین کو تیز، آسان، شفاف اور حقیقی معنوں میں جامع بنا دیا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف یہ بدلا ہے کہ ہندوستان کس طرح ادائیگی کرتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ ہندوستان کس طرح ترقی کرتا ہے۔

**حوالہ جات:**

**وزارت خزانہ:**


https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2161401&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2079544&reg=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2240723&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2200569&reg=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1755394&reg=3&lang=2

**وزارت الیکٹرانکس اور آئی ٹی:**

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2224505&reg=3&lang=2

**نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (یو پی آئی):**

https://www.npci.org.in/product/upi/product-statistics

**ریزرو بینک آف انڈیا:**

https://rbidocs.rbi.org.in/rdocs/notification/PDFs/NT79258FF36ECA8F4886B3B01F55D166C2B2.PDF

**پی آئی بی بیک گراؤنڈرز:**

https://www.pib.gov.in/FactsheetDetails.aspx?Id=149258&reg=3&lang=1

**پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔**

***

UR-5716

(ش ح۔اس ک )